غامدی صاحب کی خودساختہ آیات قرآنی: معری کی آیات کا سرقہ و چربہ

محققین کا عمومی خیال یہ ہے کہ سرقہ نویسی کی تاریخ میں جدیدیت پسند منکر حدیث مفکر نیاز فتح پوری کا کوئی ثانی نہیں۔ نیاز فتح پوری نے انگریزی کتابوں کے غلط سلط ترجموں کو اپنے نام سے شائع کر کے سرقہ بازی کی جدید قسم ایجاد کی استفسارات کے عنوان سے نیاز صاحب نگار میں خود سوالات تیار کرتے اور انگریزی دائرۃ المعارف سے ترجمہ کر کے ان کے جوابات اپنے نام سے شائع کر دیتے ان کی بیشتر کتابیں سرقہ بازی کا نمونہ ہیں۔ لیکن غامدی صاحب کے سرقوں پر مشتمل ساحل کے شمارہ مئی ۲۰۰۷ء کی اشاعت کے بعد غامدی صاحب کو نیاز فتح پوری پر واضح اور حیران کن برتری حاصل ہوگئی ہے تمام منکرین حدیث اسلم جیراج پوری سے لے کر غلام احمد پرویز تک سرقہ بازی کے فن میں خاص کمال رکھتے ہیں۔ اس حقیقت میں اب کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ غامدی صاحب کی گمراہیاں، قرآن وسنت اور تعامل امت سے متصادم افکار و نظریات فی الاصل ان کے طبع زاد یا افتاد طبع کا شاہکار نہیں بلکہ مختلف علماء، منکرین حدیث اور جدیدیت پسند مفکرین کے خیالات کا کامل سرقہ چربہ ہیں ان کے افکار کا شجرہ نسب چوری اور سینہ زوری کی روایت پر استوار ہے۔ غامدی صاحب کے تفردات و نام نہاد اجتہادات فی الاصل ڈاکٹر فضل الرحمان، ابوالجلال ندوی، علامہ طاہر مکی، عمر احمد عثمانی، امین احسن اصلاحی، مارٹن لنگز اور محمود احمد عباسی کا ہو بہو سرقہ ہیں۔ غامدی صاحب کی عربی دانی کا حال اپریل، مئی، جولائی میں محققین ملاحظہ کر چکے ہیں۔ ۱۹۷۵ء میں سیالکوٹ کی ایک مجلس احباب میں جناب غامدی صاحب نے قرآن کے چیلنج کے جواب میں چند خودساختہ آیات پیش کرنے کی جرأت کی۔ اس مجلس کی تفصیلی روداد مئی ۲۰۰۷ء کے ساحل میں شائع ہوئی تو ایک عجیب وغریب انکشاف ہوا جو غامدی صاحب کی رہی سہی قابلیت، عربی دانی اور علوم اسلامی پر ان کے عبور کو تہس نہس کرنے کے لیے کافی ہے۔ یہ انکشاف عربی زبان وادب اور تاریخ اسلامی کے ممتاز محقق ومورخ ڈاکٹر رضوان علی ندوی کی تحقیق کے ذریعے سامنے آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے غامدی صاحب کی خود ساختہ آیات قرآنی کا سراغ لگایا تو معلوم ہوا کہ یہ آیات فی الاصل غامدی صاحب کی نہیں بلکہ عربی زبان کے نامور نابغہ شاعر ابوالعلاء معری کے معارضہ قرآن کا حرف بہ حرف ولفظ بہ لفظ چربہ وسرقہ ہیں۔ غامدی صاحب نے معری کی آیات اپنے نام سے سیالکوٹ کی مجلس میں پیش فرمائیں اس مجلس میں ڈاکٹر سہیل طفیل اور پروفیسر اسد صدیقی بھی موجود تھے اصلاً یہ آیات یاقوت کی معجم الادباء جلد ۱ ص، ۱۷۷ پر ثبت ہیں یہی سرقہ شدہ آیات الصبح المبنی میں بھی موجود ہیں۔ غامدی کا یہ دعویٰ بھی لغو اور بے بنیاد ہے کہ معری کی کتاب الفصول والغایات کا واحد مخطوطہ دنیا میں صرف ان کے پاس ہے۔ یہ کتاب کئی بار شائع ہو چکی ہے۔ غامدی صاحب عربی سے اردو ترجمہ کی اہلیت بھی نہیں رکھتے۔ اس لیے معری کی سرقہ کردہ آیات قرآنی کا جو اردو ترجمہ ان کے قلم سے ہے۔ وہ بھی غلطیوں کا شاہکار ہے غامدی صاحب کی سرقہ بازی اور عربی ترجمے کی اغلاط کا پہلا جائزہ۔ ڈاکٹر رضوان ندوی کے قلم سے زیر نظر شمارے میں ملاحظہ فرمایئے۔

عالم اسلام کی تحریکوں کا پہلا محاکمہ سوالات کی روشنی میں

مریم جمیلہ کی کتاب اسلام اور ماڈرن ازم کا خلاصہ

ملٹی کلچرل ازم سیکولرازم لبرل ازم کا علمی جائزہ

ہماری ناکامیوں کا اصل سبب قرآن وسنت سے دوری ہے؟